

مسودہ



برائے

جماعت ششم تا ہشتم

تیار کردہ

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ صوبہ سرحد

ایبٹ آباد

ستمبر 2002

# پیش لفظ

کسی بھی معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کیلئے جتنے عوامل درکار ہوتے ہیں ان میں مؤثر ترین حیثیت تعلیم کی ہے جس کے ذریعے افراد کی سیرت اور انداز فکر کو نئے اور صحت مند سانچے میں ڈھالا جاسکتا ہے ان افراد پر مشتمل قوم ہی ترقی یافتہ اور عصری تقاضوں سے شناسا قوم بن سکتی ہے۔ تعلیم کی یہ اہم حیثیت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ تعلیمی منصوبہ بندی پر زیادہ سے زیادہ کاوش کی جائے تاکہ تعلیمی عمل واقعی وہ نتائج پیدا کر سکے جو اس سے متوقع ہوں۔

فروع نصاب ایک ایسا مسلسل عمل ہے جو وطن عزیز کی آزادی سے لے کر اب تک جاری ہے۔ وزارت تعلیم، وفاقی حکومت، اسلام آباد کے احکامات کی تعمیل میں صوبائی ادارہ نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ نے پرائمری سے اعلیٰ ثانوی سطح تک پشتو زبان کا نصاب کا مسودہ تیار کرنے کیلئے پشتون زبان کے ماہرین کا اجلاس طلب کیا جنہوں نے اپنی ماہرانہ کاوشوں سے پرائمری۔ وسطانی۔ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی درجے تک اس نصاب میں ضرورت کے مطابق کچھ تبدیلیاں کیں۔ بعض جگہوں پر پہلے موضوع کو ہٹا کر نئے موضوعات کو جگہ دی ہے اور کہیں تھوڑا بہت رد و بدل کیا گیا ہے۔ لیکن کسی طور پر بھی ۲۰۰۲ء کی تعلیمی پالیسی کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

اس نصاب کی تشکیل سے نہ صرف جدید نصاب کے تقاضے پورے ہونگے بلکہ اس سے پشتو زبان کو فروغ حاصل ہونے کیساتھ ساتھ اس کے مجوزہ مقاصد بھی پروان چڑھیں گے۔

امید ہے کہ اس ضمن میں ماہرین کی کاوشیں بار آور ثابت ہونگی (انشاء اللہ)

عمر فاروق

ڈائریکٹر

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ

صوبہ سرحد۔ ایبٹ آباد



## پشتو زبان کی اہمیت اور حیثیت

جس طرح تعلیم کسی قوم کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسی طرح زبان کو بھی تعلیم کے فروغ میں نہایت اہم مقام حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے قومی مقاصد میں جہاں نئی نسل کے ہر فرد کو اپنی تاریخ اور تہذیب و تمدن سے آگاہی پر زور دیا گیا ہے وہاں قومی زبان اردو کی تدریس کے ساتھ علاقائی زبانوں کی تدریس کی ضرورت کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

ہماری تعلیمی درس گاہوں میں دیگر علاقائی زبانوں اور السنہ شرقیہ کے ساتھ ساتھ پشتو زبان کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے اس لئے کہ:

- ۱۔ پشتو زبان صوبہ سرحد اور بلوچستان کے باشندوں کی اکثریت کی مادری زبان ہے۔ پنجابی اور سندھی کے ساتھ پشتو بھی پاکستان میں بولی جانے والی تیسری بڑی زبان ہے۔
- ۲۔ پشتو زبان کی قدامت کا اندازہ تقریباً پانچ ہزار سال لگایا جاتا ہے اس کا تحریری اور ابجدی سرمایہ بھی تقریباً بارہ سو سال پرانا ہے۔
- ۳۔ پشتو زبان دنیا کی ان زبانوں میں شامل ہے جن کو اقوام متحدہ میں مسلمہ زبانوں کی حیثیت حاصل ہے اور اقوام متحدہ میں مسلمہ ۸۲ زبانوں میں پشتو شامل ہے۔
- ۴۔ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں انقلابی پشتو ادب نے جو کردار کیا ہے۔ وہ تحریک پاکستان اور تاریخ آزادی کا روشن باب ہے۔
- ۵۔ اسلام کی تبلیغ اور اسلامی فکر کی تعلیم میں عربی فارسی کے ساتھ پشتو زبان کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔
- ۶۔ شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال کے افکار اقبالیات پشتو ترجمہ کی صورت میں پشتو ادب کا حصہ بن چکے ہیں جس سے ایک طرف تو پشتو شاعری میں موضوع کے لحاظ سے وسعت پیدا ہوئی تو دوسری جانب ملکی وحدت اور قومی یکجہتی کو فروغ ملا ہے۔



۷۔ پشتو مختلف اصنافِ فکر و فن کے اعتبار سے دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں نہ صرف شامل ہے بلکہ ادبی اعتبار سے انکی ہم پایہ بھی ہے۔

۸۔ پشتو زبان اس تہذیب و ثقافت کی آئینہ دار ہے جس میں اسلامی افکار اور علاقائی مزاج کی مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

۹۔ پشتو کی بین الاقوامی حیثیت کے پیش نظر دنیا کے بڑے بڑے ممالک نے اس زبان کی نشریات کا انتظام کیا ہے تقریباً ۲۶ ممالک سے پشتو زبان کی نشریات کا سلسلہ جاری ہے۔

۱۰۔ ملک کے بیشتر حصوں میں سکولوں اور کالجوں کی سطح پر اس زبان کی تدریس کا انتظام موجود ہے۔

اور اکثر یونیورسٹیوں میں اس کے تدریسی شعبے قائم ہو چکے ہیں۔ پشاور یونیورسٹی نے گزشتہ تقریباً ایک عشرے سے زائد عرصے سے پشتو زبان و ادب میں پی۔ ایچ۔ ڈی کا انتظام کیا ہے۔

۱۱۔ پشاور یونیورسٹی میں پشتو اکیڈمی تقریباً سینتالیس ۷۴ سال سے علمی ادبی اور تحقیقی کام میں مصروف ہے اور بلوچستان میں بھی ایک پشتو اکیڈمی قائم ہے۔

۱۲۔ ملک کے اندر اور باہر اعلیٰ ملازمتیں اور ادبی خدمات انجام دینے اور سیاسی تجارتی اور معاشرتی وابستگی کو فروغ دینے کیلئے پشتو ادب ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اس لئے ازمی ہے کہ پشتو زبان کو اس طرح پڑھایا جائے کہ قومی وحدت اور ملکی استحکام کے سلسلہ میں زندگی کے مختلف شعبوں میں اسے جو ذمہ داریاں سونپی جائیں اوان سے پوری طرح عہدہ براہو سکے۔

۱۳۔ پشتو نثر اور نظم کے فن پارے کسی بھی ترقی یافتہ زبان سے کم نہیں ہیں۔ اور یہ کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

۱۴۔ اس زبان کو بولنے اور سمجھنے والے ملک کے ہر حصہ میں باسانی دستیاب ہیں۔ اس لئے صوبہ کی درس گاہوں میں زیر تعلیم بچوں کیلئے پشتو کی تدریس کا مناسب انتظام ضروری ہے۔

۱۵۔ پشتو زبان کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت صوبہ سرحد نے 1984 میں ایک نوٹیفکیشن جاری

کیا جسکی رو سے پشتو بولنے والے علاقوں میں پشتو زبان کو پرائمری سطح پر ذریعہ تعلیم بنایا گیا ہے۔ اور اب گورنمنٹ پرائمری سکولوں میں تمام مضامین ماسوائے اردو اور انگریزی کے پشتو میں پیش پڑھائے جاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف Drop out میں کمی آجائےگی بلکہ اگر ایک بچہ پرائمری کے بعد تعلیم جاری نہ بھی رکھ سکے تو وہ خواندہ ہوگا۔



## ششم تا ہشتم

### تدریس پشتو کے عمومی مقاصد

طلباء کو اس قابل بنانا کہ وہ:

- ۱۔ تصور پاکستان کے احترام کو فروغ دے سکیں۔
- ۲۔ اسلامی اقدار اور اسلامی طرز زندگی سے محبت کے جذبے کو بیدار کر سکیں۔
- ۳۔ معاشی بہبود کے جذبے کو فروغ دے سکیں۔
- ۴۔ قومی وحدت کے فروغ اور حب الوطنی کے جذبے کو فروغ دے سکیں۔
- ۵۔ اپنے اسلاف کے ورثہ سے شناسائی اور اس کی حفاظت کا جذبہ پیدا کر سکیں۔
- ۶۔ اپنے علاقے کی طبیعی۔ ثقافتی۔ تاریخی پس منظر کے حقائق کے بارے میں جان سکیں۔
- ۷۔ جمہوری طرز زندگی، صحت مندانہ نقطہ نظر اور احساسات و جذبات کو فروغ دے سکیں۔
- ۸۔ سرزمین پاکستان کی سالمیت اور تحفظ کے لئے ایثار و قربانی کے جذبات ابھار سکیں۔

### تدریس کے خصوصی مقاصد

طلباء کو اس قابل بنانا کہ وہ:

- ۱۔ پشتو زبان میں موجود درسی کتب، مواد کو پڑھ کر صحیح طور پر سمجھ سکیں۔
- ۲۔ دوسروں کی گفتگو کو سن کر صحیح ادراک کر سکیں۔
- ۳۔ صحیح تلفظ ادا کریں اور مفہوم جان سکیں۔
- ۴۔ مناسب رفتار سے گفتگو کر سکیں اور اپنا مدعا بیان کر سکیں۔
- ۵۔ مطالعے کی صحیح عادات اپنا سکیں اور اضافی مطالعے کی عادات کو فروغ دیں۔
- ۶۔ پشتو نظم کو صحیح ادائیگی کے ساتھ ترنم سے پڑھ سکیں۔
- ۷۔ پشتو ادب سے لطف اندوز ہو کر اپنے ادبی ذوق کی تربیت کر سکیں۔

## مجوزہ موضوعات / عنوانات برائے جماعت ششم

عنوان	موضوع گانی
(1) قہصی	<ul style="list-style-type: none"> <li>• د ایماندارۃ بدله</li> <li>• د نیکی بدله</li> <li>• محنت کنبی عظمت دے</li> <li>• د نورو پہ کار راتل</li> <li>• د وخت پابندی</li> <li>• د پاکستان پہ تحریک کنبی د طالب علمانو حصہ</li> <li>• زراعت او صنعت</li> <li>• یوہ داسی علاقائی قصہ چپی د پاکستان د مشترکہ قدرونو ترجمانی پکنبی شوی وی۔</li> <li>• خیالی قہصی (د اولسی قہصونہ)</li> <li>• قومی تہوارونہ</li> </ul> <p>(نوٹ: زیادہ سے زیادہ سات کہانیاں)</p>
(2) مضمونونہ	<p>(الف) د نبی کریم سیرت (شفقت، سادگی)</p> <p>(ب) مجاہدین اور اسلام مشاہیر</p> <p>حضرت مصعب بن عمیر، حضرت سعد بن ابی وقاص (د قادیسیہ جنگ متعلق) حضرت سمیہ (د اسلام ورومی شہیدہ)</p> <p>صوفیا او عالمان صاحبان، پیر بابا / د څوکنو میاں عمر صاحب / سید عبدالستار شاہ باچا عرف باچا جان / مولانا محمد اشرف</p> <p>(ج) د عالم اسلام یو والے، د پاکستان پہ حوالہ سرہ</p>
(3) د پاکستان مشاہیر	<p>(1) د قائد اعظم اقوال (د طالب علمانو پہ حقلہ)</p> <p>(2) حافظ رحمت خان</p> <p>(3) علامہ محمد اقبال (د ماشومانو شاعر)</p> <p>(4) قائد ملت خان لیاقت علی خان</p> <p>(5) محترمہ فاطمہ جناح، شائستہ اکرام اللہ (د مسلم لیگ د زنانہ پہ خانگہ کنبی بہداری او تنظیم)</p>



4) د پاکستان شهيدان	<p>1) يو فوځي شهيد (د نشان حيدر نه کم اعزاز والا، سپائي / لانس نائېک / حوالدار / صوبېدار</p> <p>2) راشد منھاس (مختصره واقعه ..... د قوم او وطن دپاره د خان قرباني)</p>
5) ادیبان اور شاعران	<p>1) امير حمزه خان شينواری</p> <p>2) عبدالغني خان (صرف مزاحيه)</p>
6) نه هېرېدونکې واقعه	د بلر غزا
7) عالمي مشاهير	<p>سائنس، تاريخ، ادب اور د نورو مذهبونو مشهور شخصيات، شاه فېصل، امام غزالي، سلطان صلاح الدين ايوبي، مارکوني، البيروني، ابن بطوطه، فلورنس نائې انگلېل، ابراهام لنکن، لارډ بېډن پاول جابر بن حيان (دوه سبقونه)</p>
8) پاکستان	<p>1) شاه فېصل مسجد</p> <p>2) د پاکستان منظر (د خپلې صوبې په حواله مثلاً چترال، نتيانگلي، د کهلاش وادي، دره خېبر</p> <p>3) د کلي وال ژوند خوبي</p> <p>4) د ماشومانو علاقائي لوبې</p>
9) متفرقات	<p>د ماحول ناوليتا (الودگي)، بهبود ابادي، صحت او صفائي، خانه داري (امور خانه داري)، حسن اخلاق، سفر نامه، روداد، خط، دائري، اړونه او لطيفي، اقوال زرین، 10 مکالمې (د کتاب دپاره تجويز شوو موضوع گانو نه) (نوټ: صرف پانچ اسباق جن میں سے کم از کم دو مکالمے کی شکل میں هو)</p>
10) نظمونه	<p>حمد، نعت، ملی يو والے، وطن سره مينه، د قدرت نظاري، مزاحيه، اخلاقيات (هملردي، رېښتونولي، ورورولي او مساوات، سخاوت و غېره) د اسلام لوړ والے، د محنت عظمت، ملی نغمې، دعا</p>



## مجوزہ موضوعات / عنوانات برائے جماعت ہفتم

عنوان	موضوع گانہ
(1) قہصی	<ul style="list-style-type: none"> <li>• اخلاقی قہصی (تعاون، ایثار اور قربانی، اجتماعی کامیابی جذبہ اور خدمت خلق)</li> <li>• پاکستان د نورو صوبو د استوگنہ طور طریقہ او د پښتنو دوه دستور</li> <li>• تحریک پاکستان کښې د زنانه و برخه</li> <li>• ابتدائی طبی امداد</li> <li>• سائنسی معلومات</li> <li>• قومی تہوارونه (دستور)</li> <li>• د ملک د نورو علاقو د داسې قہصی ترجمہ چې د پاکستان د مشترک اقدارو ترجمانی کوی۔</li> <li>• تخیلی قہصہ (د اولسی قہصو نه دې فائده واخستے شی) (نوټ: زیاده سے زیارہ سات کہانیاں)</li> </ul>
(2) مضمونونه	<p>(الف) سیرت طیبہ (صداقت او امانت)</p> <p>(ب) مجاہدین او مشاہیر اسلام:</p> <p>(i) حضرت صفیہ (د حضرت محمد ترور)</p> <p>(ii) حضرت خالد بن ولید (په جنگ موته کښې د مسلمانانو تعداد، د دښمن تعداد مثالی سپه سالار، د جهاد جذبہ، د نظم و ضبط اعلیٰ مثال)</p> <p>(iii) صوفیا او عالمان صاحبان: حضرت کاکا صاحب / اصحاب بابا / مولانا اشرف علی تھانوی / حضرت مولانا قاسم نانوتوی / مولانا عبدالقدوس</p> <p>(ج) <u>مشاہیر پاکستان:</u></p> <ul style="list-style-type: none"> <li>• د قائد اعظم د پیغام په حوالہ د زنانه و ملی خدمتونه</li> <li>• بخت خان روہیلہ</li> <li>• مولانا محمد علی جوہر</li> <li>• (د) پاکستانو موږی شہیدان:</li> <li>• نائیک لال حسین شہید (تمغہ جرات)</li> <li>• لانس نائیک لالک جان (نشان جہدر)</li> </ul>

(ه) ادیبان او شاعران:

- (1) رحمان بابا
  - (2) عبدالقادر خان خٲٲك
  - (3) معز الله خان
  - (4) عبدالحمید بابا
  - (5) مولانا عبدالقادر
  - (6) فضل حق شہدا
  - (7) صاحبزادہ محمد ادريس
  - (8) فوزیہ انجم
- (نوٲ: ان میں سے ایک سبق)

(و) نہ ہر بدونکی واقعی:

صلح حدیبیہ / د مکي فتح (د عام معافی اعلان) دونوں میں سے ایک

(م) عالمی مشاہیر

سائنس، تاریخ، ادب او عالمی مذہبونو کٲٲی شہرت لرونکو باندی یو سبق  
بو علی سینا، ابونصر فارابی، المسعودی، حکیم الرازی، جابر بن حیان،  
ڈاکٲر فلہمنگ، وائٲ برادران، گوتم بدھ (ان میں سے ایک سبق)

(ط) پاکستان:

- د پاکستان تحریک (1940-1947)
- د پاکستان منظرونہ (د نورو صوبو پہ حوالہ)
- د کلی او د بنار ژوند موازنہ
- والی بال / فٲٲ بال / کرکٲ

(ظ) متفرقات:

- سماجی بہبود، خدمت خلق
- زرعی تعلیم
- اداب معاشرت
- سفرنامہ
- روداد



<ul style="list-style-type: none"> <li>• خط</li> <li>• د دائری پانړه</li> <li>• لطیفې او اړونه</li> <li>• د قامی بهرغ (جنلې) ادب</li> <li>• اقوار زرین</li> </ul> <p>(نوټ: زیاده سے زیادہ چه اسباق جن میں کم از کم دو مکالمے ہوں)</p>	
<ul style="list-style-type: none"> <li>• حمد</li> <li>• نظم</li> <li>• د وطن مینہ</li> <li>• مظاہر او مناظر قدرت</li> <li>• قومی یووالے</li> <li>• مراجیہ</li> <li>• د اسلام لوړوالے</li> <li>• ملی نغمې</li> <li>• دعا</li> </ul>	<p>(3) نظم</p>

## مجوزہ موضوعات / عنوانات برائے جماعت ہشتم

عنوان	موضوع گانہ
(1) قہصی	<ul style="list-style-type: none"> <li>• اخلاقی قہصی (د انسانیت احترام، قول، فعل کنبی مطابقت، اخلاقی جرات)</li> <li>• اسلامی وروولی</li> <li>• تحریک پاکستان کنبی د علماو حصہ</li> <li>• شہری دفاع</li> <li>• ایجادونہ</li> <li>• قومی تہوار (دستورہ)</li> <li>• د پاکستان د نورو صوبو د خلقو د استوگنی طور طریقہ</li> <li>• د نورو صوبو د علاقو د داسی قہصو ترجمہ چہ د پاکستان د مشترک اقدارو ترجمانی کوی۔</li> <li>• تخیلی قہصہ (د اولسی قہصو نہ دہ فائدہ و اخستہ شی)</li> <li>• اولسی قہصہ</li> </ul> <p>(نوٹ: ان میں سے زیادہ سے زیادہ سات کہانیاں شامل کتاب ہوں گی)</p>
(2) مضمونونہ	<p>(الف) سیرت طیبہ (معلم اخلاق)</p> <p>(ب) مجاہدین و مشاہیر اسلام:</p> <p>(1) حضرت بلالؓ / حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ / حضرت حبابؓ بن ارت</p> <p>(2) حضرت علیؓ / حضرت زینت بنت علیؓ</p> <p>(ج) علماء / صوفیائے کرام:</p> <p>اخوند دروہزہ بابا، مولانا عبدالحق صاحب، مولانا شمس الحق صاحب</p> <p>(د) د عالم اسلامی یووالی:</p> <p>موتمر عالم اسلام</p> <p>(ج) مشاہیر</p> <ul style="list-style-type: none"> <li>• قائد اعظم او ملی وحدت</li> <li>• سید احمد شہید برہلوی</li> <li>• پیر مانکی شریف</li> <li>• اقبال ار د پاکستان تصور</li> </ul>



(د) د پاکستان نو موړی شهیدان

- میجر خادم حسین شهید ستاره جرات
- لانس نائیک سوار محمد حسین / لانس نائیک محمد محفوظ /  
نشان حیدر

(ه) ادیبان او شاعران:

- (1) خوشحال خان خټک
- (2) امیر حمزه خان شنواری
- (3) سیده بشری بیگم
- (4) زبتون بانو
- (5) افضل رضا
- (6) محمد اعظم اعظم
- (7) خواجه محمد سائل
- (و) نه هېرېدونکې واقعې:  
د احد جنگ / واقعه کربلا

(ح) عالمی مشاهیر

ابن الهثم، البهرونی، اېدیس، جارج سټیفن سن، بو علی سینا، ابن خلدون  
(ط) پاکستان:

- د پاکستان د جوړېدو اعلان خوار لسم اګست 1947
- د پاکستان منظرونه (د نورو صوبو په حواله)
- د پاکستان قومی جنبه
- یوم تکبیر

(ی) متفرقات:

- د یو بل مدد (امداد باهمی) / سکاؤتنگ / گرلز ګانډه
- فنی تعلیم
- مثالی طالب علم
- کبلی / سکواش
- د سائنسی ایجاداتو په حقله خوندوره قیصی
- سفر نامه
- روداد
- خط (د صحافتی - نشریاتی ادارو په نوم)

<ul style="list-style-type: none"> <li>• دائری</li> <li>• لطیفی او ارونه</li> <li>• اقوال زریں</li> </ul> <p>نوٲ: سات اسباق جن میں سے کم از کم دو مکالماتی انداز میں ہوں۔</p>	
<ul style="list-style-type: none"> <li>• حمد</li> <li>• نعت</li> <li>• قومی یووالے</li> <li>• دوطن مینہ</li> <li>• مظاہر او مناظر قدرت</li> <li>• مزاحیہ</li> <li>• اخلاقی</li> <li>• داسلام لوٲوالے</li> <li>• ملی نغمی</li> <li>• دعا</li> </ul> <p>نوٲ: منظومات کسی بھی صنف سخن سے شامل کی جا سکتی ہیں۔</p>	<p>(3) نظم</p>



## د قواعدو نصاب (جماعت وار)

### 1- شپږم جماعت

- اسم - ضمير - فعل (ساده مثالونه)
- په جمله کېنې د فاعل، مفعول او فعل صحې ترقي (ساده مثالونه)
- د دوه اجزاء په يو ځای کولو جمله جوړول.
- د سابقو او لاحقو عام استعمال
- د اسم صفتونو مرکز مونث او واحد جمع
- د اسم نکره قسمونه (صرف درې) ظرف، زمان، مکان
- په درسي کتاب کېنې د استعمال شوو محاورو او متلونو استعمال
- د غلطو جملو صيح کول
- اعراب لگول او تلفظ (د درسي کتاب په حواله)
- د شمسي او قمری حروفو پېژندنه

### 2- اووم جماعت

- اسم نکره - (باقي قسمونه) جامد، مصدر، مشق
- د فعل قسمونه (1) لازم او متعدی (2) ماضی، حال، مستقبل
- شخصي ضمیرونه
- د اسمونو او ضمیرونو سره د فعل مطابقت د جنس، تعداد، حالت په لحاظ
- د اپوټه (متضاد) او مترادف لفظونو مشقونه
- د اسم صفت قسمونه (ذاتي، نسبتی)
- عام طور باندې غلط استعمالیدونکې جملې صححي کول
- د محاورو او متلونو استعمال (د درسي کتاب په حواله)
- د رموز اوقاف استعمال (سکته، قوسېن، تفصیلیه)
- اعراب لگول او تلفظ (د درسي کتاب په حواله)
- د سابقو او لاحقو استعمال
- عرضي نویسی / خطوط نویسی

### 3- اتم جماعت

- د سابقو او لاحقو استعمال
- د اسم صفت درجي (تفضیل نفسی، تفضیل بعض، تفضیل کل)
- د معرفي او نکرې اسمونه
- فعل معروف و مجمول، د فعل ماضي قسمونه (مطلق، قریب، بعید، شکیه، استمراری، شرطی، تمنائی)

- د حروف ربط استعمال (او، که، چې، ولې چې، ځکه چې، دې پاره، نو)
- مرکبات ناقص (مرکب اضافی، توصیفی، محمطی، جاری)
- مبداء خبر د فاعل و مفعول، د ساده اسمیه جملې او ساده فعلیه جملې پېژندنه
- د محاورو استعمال
- عام طور باندې غلط استعمالیدونکې جملې صحی کول
- مترادف، اپوټه (متضاد) او د هم اواز لفظونو مشق
- د رموز اوقاف استعمال (واوېن، استعجابیه، قوسپن)
- عبارت په مناسبو ټکرو کښې تقسیمول۔
- نوټ: قواعد کے اصول درسی کتاب کی مناسبت سے مشقوں میں شامل کیے جائیں۔



## درسی کتابوں کی تدوین و طباعت کے لیے سفارشات (ششم تا ہشتم)

۱۔ سائز: ۲۰×۳۰/۸

۲۔ ضخامت:-

ششم: متن ..... ۱۸۲

ہفتم: متن ..... ۲۰۸

ہشتم: متن ..... ۲۲۲

پہلے صفحے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم مع ترجمہ درج ہو۔

۳۔ بیرونی سرورق رنگین ہو اور کسی موزوں تہذیبی یا ثقافتی تصویر، نقشہ یا خاکہ سے مزین ہو۔

۴۔ تینوں کتب کی زبان نہایت سادہ، سلیس اور روزمرہ کی بول چال کے قریب ہو۔ مشکل تراکیب اور غیر مستعمل محاورات سے پرہیز کیا جائے۔

۵۔ تینوں کتابوں میں زبان و بیان کا تدریجی ارتقا موجود ہو۔ ایسا نہ ہو کہ چھٹی جماعت میں تم مشکل نظم ہو اور آٹھویں جماعت میں اس سے آسان نظم شامل ہو جائے۔ اس تدریجی ارتقا کا اصول ہر کتاب کے عنوانات میں بھی قائم رکھا جائے۔

۶۔ اسباق میں معلومات کے مقابلے میں زبان دانی پر زور دیا جائے تاکہ طلبہ زبان دانی میں مہارت حاصل کر سکیں۔

۷۔ کتاب کی ابتداء حمد و نعت سے اور اختتام دعا پر ہو۔

۸۔ درسی کتابوں کے لیے مجوزہ عنوانات کو مناسب نمائندگی دی جائے۔

۹۔ کتابیں مرتب کرتے وقت پرائمری اور بالا سطح پر دیئے گئے عنوانات اور متون کو دیکھ لیا جائے تاکہ تکرار نہ ہو۔

۱۰۔ مشکل الفاظ اور تراکیب پر اعراب لگائے جائیں۔ تشدید انتہائی ضروری ہے۔ زبر کی علامت درج نہ ہو۔ البتہ زیر پیش اور علامت اضافت کو ضرور درج کیا جائے۔

۱۱۔ اسباق کی مناسبت سے مناسب جگہوں پر واضح تصاویر اور خاکے شامل کیے جائیں۔

۱۲۔ مشقی سوالات میں مختلف طرح کے سوالات کو مناسب نمائندگی دی جائے مثلاً نصابی، تفہیمی، لسانی، مزید مطالعے اور قوت متخیلہ کو بیدار کرنے والے سوالات۔ سوالات میں ہر طرح کے بچوں کے لیے گنجائش پیدا کی جائے۔ نیز اعلیٰ علمی مدارج کے حصول کی کوشش کو بھی یقینی بنایا جائے۔ سوالات میں ۲۰٪ معروضی ہوں۔

- ۱۳۔ درسی کتابوں کے لیے مصنفین کی کمیٹی میں قومی نصابی کمیٹی کے نمائندہ ارکان کو ضرور شامل کیا جائے۔
- ۱۴۔ درسی کتب کی تدوین سے پہلے قومی نصابی کمیٹی کے ارکان اور مصنفین کا مشترکہ اجلاس منعقدہ کیا جائے۔ جس میں مصنفین کو نصاب کے تقاضوں سے پوری طرح آگاہ کیا جائے تاکہ اردو کے تدریسی مقاصد پورے ہوں نیز تصنیف کا کام ایسے اساتذہ کے سپرد کیا جائے جو متعلقہ سطح کی تدریس کا تجربہ رکھتے ہیں۔
- ۱۵۔ خط نسخ میں کتابت معیاری اور اغلاط سے پاک ہو، کاغذ عمدہ اور جلد مضبوط ہو۔
- ۱۶۔ اسباق میں نثر ۷۵٪ اور نظم ۲۵٪ شامل ہو۔
- ۱۷۔ کتاب کے آخر میں حروف تہجی کی ترتیب سے فرہنگ شامل ہو۔
- ۱۸۔ ہر ماخوذ سبق اور نظم کے مصنف / شاعر کا نام سبق کے آخر میں درج ہو۔
- ۱۹۔ ہر صفحے پر سطور کی تعداد بیس اور ہر سطر میں الفاظ کی تعداد پندرہ ہو۔
- ۲۰۔ رموزِ اوقاف کا خاص خیال رکھا جائے۔
- ۲۱۔ پیرا گراف نہایت مہارت سے بنائے جائیں اور ان میں باہمی ربط کا خیال رکھا جائے۔
- ۲۲۔ اسباق کی طوالت میں تناسب اور توازن قائم رکھا جائے۔



.....حروف پنجی کے اعتبار سے الفاظ ترتیب دینا۔

.....لغت سے الفاظ کے معنی تلاش کرنا۔

.....معلومات عامہ کے مقابلے

.....اہم قومی تہواروں پر تقاریر کا اہتمام

.....نظم کی نقل نویسی

.....نئے الفاظ کی لغت تیار کرنا

.....نظم خوانی کا مقابلہ

.....مکالمے کا ریکارڈ رکھنا

.....خلاصہ نگاری

## سمعی و بصری معاونات

کامیاب تدریس کے لیے امدادی اشیا کی اہمیت مسلم ہے لیکن ہمارے مدارس میں ان اشیا کی کمی ہے۔ کمیٹی برائے نصاب پیشوا اس بات کی سفارش کرتی ہے کہ:-

مدارس میں امدادی اشیا کا کٹ تیار/مہیا کیا جائے اور اساتذہ کو اس کے استعمال سے واقف کرایا جائے۔ استاد کے لیے ضروری ہے کہ گرد و پیش کی اشیا کو بطور سمعی اور بصری معاونات کے استعمال کرے کیونکہ ہمارا ملک زیادہ مصارف کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ضرورت ہے کہ تربیتی اداروں میں اساتذہ دوران تربیت دستی کاموں میں مہارت حاصل کریں اور بہت سی امدادی اشیا خود تیار کریں اور طلبہ سے بھی تیار کرائیں۔

طلبہ کو صحیح تلفظ اور لب و لہجہ سکھانے کے لیے ٹیپ ریکارڈ اور لسانی معمل کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ دیہاتی مدارس کو اس معاونات سے استفادہ کا موقع ضرور دینا چاہیے۔ اس غرض کے لیے سنٹر سکول کو ایک ٹیپ ریکارڈ مہیا کیا جائے جو باری باری مدارس کو بھیجا جاسکتا ہے۔

تلفظ، لب و لہجہ، نثر، نظم خوانی اور تلفظ میں اصلاح کے نمونے مرکز توسیع تعلیم کے زیر اہتمام ٹیب کر کے مدارس کو بھیجے جائیں۔ علاوہ ازیں ریڈیو اور ٹیلی وژن سے تعلیمی پروگرام باقاعدگی سے نشر کیے جائیں۔



## تعلیمی نشریات

نئے تعلیمی پروگرام کو عوام کے ہر طبقے تک پہنچانے کے لیے ریڈیو اور ٹیلی وژن بہترین اور موثر ذرائع ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ عوام ان میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کے پروگراموں کو بڑے ذوق و شوق سے سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ اس امر کے پیش نظر یہ بات تعین سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر ریڈیو اور ٹیلی وژن سے باقاعدہ تعلیمی پروگرام پیش کیا جائے تو اس سے بہترین نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے کیونکہ ابلاغ کے ان ذرائع کی افادیت مسلمہ ہے۔ ذیل میں چند تجاویز درج کی جا رہی ہیں:-

- ۱۔ ریڈیو اور ٹیلی وژن سے تقاریر کا ایک باقاعدہ پروگرام سلسلہ وار شروع کیا جائے، جس میں مقررین نئے نصاب کی اہمیت اور اس کے جواز پر روشنی ڈال سکیں۔ نصابی کمیٹی کے ارکان کے انٹرویو بھی پیش کیے جائیں۔ جن میں سوالات اور ان کے جوابات ہوں۔
- ۲۔ اساتذہ کی رہنمائی کے لیے طریقہ تعلیم پر گفتگو کی جائے اور ٹیلی وژن پر طریقہ تعلیم کو عملی شکل میں بھی دکھایا جاتا ہے۔ بعد میں ان پروگراموں کے بارے میں اساتذہ کی رائے لی جائے۔
- ۳۔ نئے نصاب کو کامیاب بنانے کے لیے والدین پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ اپنے بچوں کی رہنمائی اور امداد کس طرح کر سکتے ہیں اس موضوع پر مکالمے اور بات چیت کے ذریعے سے روشنی ڈالی جائے۔
- ۴۔ سمعی و بصری معاونات کے ذریعے سے مثالی اسباق فلمائے جائیں اور ٹیلی وژن پر دکھائے جائیں۔
- ۵۔ ایسے اسباق یا منظومات کو جن کا تعلق مکالمات سے ہو تمثیل کی شکل میں دکھایا جائے۔
- ۶۔ ٹیلی وژن اور ریڈیو کے پروگرام سے اساتذہ اور طلبہ کو پہلے سے مطلع کیا جائے۔



## اساتذہ کی تربیت

نظام تعلیم میں استاد کو مرکزی اہمیت حاصل ہے اس لیے بہتر نصاب کے ساتھ ساتھ تربیت یافتہ استاد کا ہونا ضروری

ہے۔

چونکہ یہ نصاب تعلیم نئے انداز سے مرتب کیا گیا ہے اس لیے اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ اساتذہ کرام کو طریقہ تدریس سے آشنا کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں:-

- ۱۔ تجدیدی کورسوں کا انعقاد
- ۲۔ ریڈیو کے ذریعے سے تربیتی کورس
- ۳۔ ٹیلی وژن کے توسط سے مثالی اسباق
- ۴۔ رہنمائے معلم
- ۵۔ تربیتی اداروں میں جدید نصاب کی تعلیم لازمی قرار دی جائے۔ زیر تربیت اساتذہ نصابی رپورٹوں کا بنظر غائر مطالعہ کریں۔
- ۶۔ تربیتی اداروں میں اس طریقہ تدریس پر زور دیا جائے جو عملی طور پر مدارس میں رائج ہے تاکہ نئے اساتذہ ان اداروں سے صحیح شعور اور مہارت حاصل کر کے مدارس میں آئیں۔
- ۷۔ تربیتی اداروں میں عملی کام پر زیادہ توجہ دی جائے۔ عملی کام کو صرف تدریس تک ہی محدود نہ رکھا جائے بلکہ تشکیل نصاب، جائزہ اور امتحان، بچوں کے نفسیاتی مطالعے اور ادارے کے جملہ انتظام و انصرام وغیرہ کا بھی عملی تجربہ بہم پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔
- ۸۔ تربیتی اداروں میں عملی فنون پر خاص توجہ دی جائے تاکہ اساتذہ معاونات تدریس خود تیار کر سکیں۔
- ۹۔ تربیت یافتہ اساتذہ کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لیے تربیت گاہوں سے پورا پورا استفادہ کیا جائے۔ اور ہر علاقے کی ضروریات کے مطابق مزید ادارے کھولے جائیں۔
- ۱۰۔ تربیتی اداروں میں اصلاح زبان کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔
- ۱۱۔ دوران تربیت تختہ سیاہ کے استعمال کی زیادہ سے زیادہ عادت ڈالی جائے۔



## رہنمائے اساتذہ

دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں درسی کتب کے ساتھ ساتھ رہنمائے اساتذہ بھی شائع کی جاتی ہے تاکہ تدریس کو بہتر بنایا جاسکے۔ نئی تعلیمی پالیسی میں نصاب کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ رہنمائے اساتذہ یا معلم ایڈیشن کی اشاعت بھی ضروری ہے تاکہ استاد کی صحیح رہنمائی ہو سکے۔ رہنمائے اساتذہ کا یہ مقصد ہر گز نہیں ہے کہ استاد کو اس کتاب کا پابند بنا کر اس کی ذہنی صلاحیتوں کو مفلوج کر دیا جائے، بلکہ یہ کتاب محض مشعلِ راہ ہے منزل نہیں اور موقع محل کے اعتبار سے تدریس کے دوران میں استاد اس سے مدد اور راہنمائی حاصل کر سکے۔

درسی کتب کو صحیح طریقہ سے پڑھانے کے لیے رہنمائے اساتذہ کا خصوصیت سے انتظام کیا جائے رہنمائے اساتذہ کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔ مصنفین کو لازم ہے کہ رہنمائے اساتذہ مرتب کرتے وقت انہیں پیش نظر رکھیں:-

۱۔ تعلیم کے عمومی مقاصد اور ہر جماعت کے خصوصی مقاصد سے شناسا کیا جائے۔

۲۔ استاد کو یہ علم ہو کہ کوئی خاص سبق کس مقصد کے لیے شامل کتاب کیا گیا ہے۔

۳۔ لسانی اور دیگر مقاصد کا تعین کیا جائے۔

۴۔ لسانی سرگرمیوں میں پیش آنے والی مشکلات کا حل بتایا جائے۔

۵۔ لغات، تلفظ، تلمیحات، ضرب الامثال وغیرہ کی مکمل وضاحت کی جائے۔

۶۔ اساتذہ کو سمعی و بصری معاونات کے صحیح استعمال سے واقف کرایا جائے۔

۷۔ درسی کتب میں شامل تصاویر کے پس منظر سے واقف کرایا جائے۔

۸۔ طلبہ کی قوت حافظہ اور فکر و تخیل کو متحرک کرنے کے لیے سوالات مرتب کیے جائیں۔

۹۔ قواعد کے اصول تفصیلی طور پر بیان کیے جائے۔

۱۰۔ انشا کی اصلاح کے لیے موزوں اور قابل عمل طریقے کی نشان دہی کی جائے۔

۱۱۔ تلفظ کی اصلاح کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

۱۲۔ صحت تلفظ اور مناسب رفتار سے بلند خوانی کی تربیت کی جائے۔

۱۳۔ عمومی نوعیت کی اغلاط کو دور کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

۱۴۔ خواندگی اور تفہیم میں ربط پیدا کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔



## پرچے کا خاکہ

(ششم تا ہشتم کا ایک ہی خاکہ ہے)

کل نمبر = ۱۰۰

تحریری = ۸۰ نمبر

زبانی = ۲۰ نمبر

پیرا گراف کی تشریح = ۱۰ نمبر

نصابی کتاب کے اسباق پر سوالات / خلاصہ = ۱۰ نمبر

اشعار کی تشریح = ۱۰ نمبر

الفاظ و محاورات کا استعمال = ۱۰ نمبر

رسید / خط / درخواست = ۱۰ نمبر

کہانی = ۵ نمبر

مضمون = ۱۵ نمبر

معروضی سوالات = ۱۵ نمبر

(اعراب نویسی، واحد جمع، مذکر مونث، سابقہ لاحقہ، متضاد، مترادف، گرامر سے متعلق مختصر جوابی سوالات، جملوں کی تصحیح وغیرہ)

زبانی امتحان = ۲۰ نمبر

۱۔ پیرا گراف پڑھنا = ۵ نمبر

۲۔ نظم سننا / پڑھنا = ۵ نمبر

۳۔ گفتگو = ۵ نمبر

(اپنے مشاہدات، مستقبل کے عزائم، کتاب کے اسباق کے کرداروں کے بارے میں درسی کتاب کے علاوہ کسی اور پڑھی گئی

کتاب کے بارے میں دیے گئے موضوع پر چند جملے ادا کرنا)

۴۔ املا = ۵ نمبر

نوٹ :- مجموعی کامیابی کے لیے تحریری پرچے میں 25 نمبر ضروری ہیں۔



## عمومی سفارشات برائے پشتو نصاب

1. اساتذہ کی تربیت اس انداز پر کی جائے کہ وہ بچوں میں زبان و ادب کی ترقی کیلئے بنیادی مہارتوں پر بھرپور توجہ دیں۔ نیز بچوں میں ادبی ذوق پیدا کریں مطالعہ کی عادات کو ترقی دیں۔
2. ہر جماعت کی درسی کتاب پر اساتذہ کی رہنمائی کیلئے رہنمائے اساتذہ تیار کریں۔ جس میں نہ صرف اساتذہ کیلئے معلومات فراہم کی جائیں بلکہ درس و تدریس میں ان کی مناسب رہنمائی بھی کی جائے۔
3. بچوں کی عمر اور دلچسپیوں کے مطابق ہر سبق کی تدریس کے دوران دلچسپ مشاغل کا اہتمام کیا جائے۔ مثلاً
  - ۱۔ اخبار یا کاغذ سے شکلیں کاٹنا۔

۲۔ تختہ سیاہ یا کاغذ پر پالتو جانوروں، پرندوں اور دیگر اشیاء کی تصاویر بنانا۔

۳۔ کاغذ یا مٹی سے ماڈل بنانا۔

۴۔ کتاب، کاغذ یا چارٹ پر بنی ہوئی سادہ شکلیں نقل کرنا۔

۵۔ اشیاء پر ناموں کے لیبل لگانا۔

۶۔ کتاب میں سے ہم آواز، مترادف یا متضاد الفاظ کی فہرست تیار کرنا۔

۷۔ حروف یا الفاظ کے تاش کھیلنا۔

۸۔ بیت بازی کرنا اور بیت بازی کیلئے اشعار یاد کرنا۔

۹۔ خوشخطی کی مشق کرنا۔ خوشخطی اور نظم خوانی وغیرہ کے مقابلوں میں حصہ لینا۔

۱۰۔ نامکمل تصاویر کو مکمل کرنا۔ نامکمل جملوں کو مکمل کرنا۔

۱۱۔ تصاویر پر گفتگو کرنا۔

۱۲۔ مکالمے اور مباحثے میں حصہ لینا۔

۱۳۔ تمثیل میں حصہ لینا۔

۱۴۔ قلمی دوستی کرنا اور روزمرہ مشاغل لکھنا (ڈائری لکھنا)

# اراکین کمیٹی

- ۱۔ فرمان اللہ۔ SS پشتو  
این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ ٹیکسٹ بک بورڈ  
حیات آباد۔ پشاور
- ۲۔ نیاز محمد عاجز (آئی۔ ایم۔ ایس)  
انسٹرکشنل میٹریل سپیشلسٹ  
TLM ایٹ ٹیکسٹ بک بورڈ۔ پشاور
- ۳۔ مسز نگہت یاسمین (پشتو پروف ریڈر)  
این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ ٹیکسٹ بک بورڈ  
حیات آباد۔ پشاور
- ۴۔ مس نصیب النساء علوی (SS)  
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ صوبہ سرحد  
ایبٹ آباد
- ۵۔ منیر احمد (SS)  
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ صوبہ سرحد  
ایبٹ آباد
- ۶۔ کمال الدین (SS) کوارڈینیٹر  
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ صوبہ سرحد  
ایبٹ آباد